1. قرآن مجید کو انگریزی رسم الخط (رومن عربی) میں لکھنے کی اجازت ہے یا نہیں ؟

2. کسی دوسرے شخص کو محض سمجھانے کیلئے یا دوران تحریر ایک دو آیات انگریزی رسم الخط میں لکھی جائیں تو اس کی گنجائش ہے یا نہیں ؟

نیز اس طرح لکھا ہوا کوئی پیغام کسی دوسرے کو آگے بھیجنا (یعنی Forward کرنا) بھی جائز ہے یا نہیں ؟

3. عاملین حضرات تعویذ لکھتے وقت قرآن مجید کی آیات یا آیات کے حصے یا حروف مقطعات کو جو ایسے ٹیڑھے انداز میں تحریر کرتے ہیں کہ دیکھنے والا اسکو سمجھ ہی نہیں سکتا

تو اس بارے میں سوال ہے کہ آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اسکو بھی ہو بہو عثمانی رسم الخط کے مطابق لکھنا ہو گا ؟ مطلب حروف زائدہ واو ، الف وغیرہ کو بھی ضرور لکھنا ہو گا ؟

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱،۲)۔ قرآن مجید کو انگریزی رسم الخط رومن انگلش میں لکھنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ پورا قرآن ہو یا ایک دو آیتیں ہوں، خواہ کسی دوسرے شخص کو محض سمجھانے کی غرض سے ہو یا دوران تحریر لکھی جائیں یا کسی اور غرض کیلئے مثلاً تعلیم دینے کی غرض سے ہو، نیز اس طریقے پر لکھا ہوا کوئی پیغام کسی دوسرے کو بھیجنا بھی جائز نہیں ہے (ماخذہ التبویب ۱۳۰۶/۷۸)

(۳)۔ عاملین تعویذ لکھتے وقت اگر ان میں دو سے زیادہ آیات قرآنی لکھتے ہیں تو اس میں بھی رسم عثمانی یعنی حروف زائدہ واؤ، الف وغیرہ کا لکھنا اور عربی خط کی رعایت رکھنا ضروری ہے، اور اگر ایک دو آیات یا آیت کا کوئی حصہ یا حروف مقطعات لکھتے ہوں تو عربی کے علاوہ ایسے خط (مثلاً اردو یا فارسی) میں لکھنے کی گنجائش ہے جس میں رسم عثمانی کی رعایت ہو سکتی ہے۔ (ماخذہ التبویب ۱/۱۲۰) لیکن قصداً قرآنی آیت یا اس کے کسی حصے کو ٹیڑھے انداز میں لکھنا اور رسم عثمانی کی رعایت نہ کرنا قرآن مجید کے آداب تحریر کے خلاف ہے۔

مباحث في علوم القرآن لمناع القطان (ص: 148)

2- وذهب كثير من العلماء إلى أن الرسم العثماني ليس توقيفيًّا عن النبي - صلى الله عليه وسلم- ولكنه اصطلاح ارتضاه عثمان، وتلقته الأمة بالقبول، فيجب التزامه والأخذ به، ولا تجوز مخالفته. ..وقال في موضع آخر: سئل مالك عن الحروف في القرآن مثل الواو والألف، أترى أن تغيَّر من المصحف إذا وُجدا فيه كذلك قال: لا، قال أبو عمرو: يعني الواو والألف المزيدتين في الرسم المعدومتين في اللفظ نحو "أولوا" وقال الإمام أحمد: "تحرم مخالفة خط مصحف عثمان في واو أو ياء أو ألف أو غير ذلك"1. والذي أراه أن الرأي الثاني هو الرأي الراجح، وأنه يجب كتابة القرآن بالرسم العثماني المعهود في المصحف. فهو الرسم الاصطلاحي الذي توارثته الأمة منذ عهد عثمان - رضي الله عنه- والحفاظ عليه ضمان قوي لصيانة القرآن من التغيير والتبديل في حروفه، ولو أبيحت كتابته بالاصطلاح الإملائي لكل عصر لأدى هذا إلى تغيير خط المصحف من عصر لآخر، عليهم"(انظر "الإتقان" ج2 ص167)

البناية شرح الهداية (12/ 237)

ويجوز كتابة الآية والآيتين بالفارسية، والأكثر منها لا يجوز.

(جاری ہے)

دار الافتاء

الفتاوى الهندية (5/ 323)

عن الحسن عن أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - أنه يكره أن يصغر المصحف وأن يكتبه بقلم دقيق وهو قول أبي يوسف - رحمه الله تعالى -، قال الحسن وبه نأخذ قال - رحمه الله تعالى -: لعله أراد كراهة التشبه لا الإثم، وينبغي لمن أراد كتابة القرآن أن يكتبه بأحسن خط وأبينه على أحسن ورقة وأبيضه قرطاسا بأفخم قلم وأبرق مداده، ويفرج السطور ويفخم الحروف ... كما هو مصحف الإمام عثمان بن عفان - رضي الله تعالى عنه -، كذا في الملتقط.

والله سبحانه أعلم

محمد فاروق علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ

۱۳/ستمبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی [illegible]

۱۲/۲ [illegible] ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ

۱۳/ستمبر/۲۰۱۸ء

دار الافتاء [illegible]

محمود

الجواب صحیح

[illegible]

۲/۱/۱۴۴۰ھ